از عدالت اعظمیٰ

ضلع بورڈ، غازی پور

بنام

لکشمی نارائن شرما

تاریخ فیصلہ:26 اکتوبر 1960

(پی۔بی۔گجیندر گڈکر، اے۔کے۔سارکر،

کے سبّا راؤ، کے این وانچو اور جے آر مدھولکر، جے جے۔)

ٹریڈ ڈسٹرکٹ بورڈ کا ضابطہ اور کنٹرول، اگر مضمر طور پر منسوخ کیا گیا ہو تو صفائی کا اختیار، یو پی ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ، 1922 (1922 کا یو پی X) ماتحت شق۔91 (ق) اور 174- یو پی پنچایت راج ایکٹ، 1947 (1947 کا یو پی XXVI) ماتحت شق۔15 اور 111 شق

اپیل کنندہ نے آٹے، چاول اور تیل کی ملوں کے ضابطے اور ٹرال کے لیے ضمنی قوانین بنائے جن کے تحت مل چلانے کے لیے لائسنس فیس کی ادائیگی پر لائسنس حاصل کرنا پڑتا تھا۔ضمنی قوانین کے تحت وضع کیے گئے تھے۔174 یو۔پی۔ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ، 1922۔مدعا علیہ نے دعوی کیا کہ ضمنی قوانین غیر قانونی اور کالعدم ہیں کیونکہ ضلعی بورڈوں کو ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کے تحت تجارت کو منظّم کرنے اور کنٹرول کرنے کے اپنے اختیارات سے محروم کر دیا گیا تھا۔111 یو۔پی۔پنچایتی راج ایکٹ، 1947، جو اسی میدان میں کام کرتا تھا۔یہ مانا گیا کہ ضمنی قوانین درست طریقے سے بنائے گئے تھے اور یو پی پنچایتی راج ایکٹ 1947 کی دفعات کے ذریعے ضلع بورڈوں کو ضلع بورڈ ایکٹ 1922 کے تحت تجارت کو منظّم کرنے اور کنٹرول کرنے کے اپنے اختیارات سے محروم نہیں کیا گیا تھا۔ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ کی دفعہ 91 (q) ضلع بورڈز پر یہ فرض عائد کرتی ہے کہ وہ جارحانہ، خطرناک یا ناگوار تجارتوں، کالنگ یا طریقوں اور طریقوں کو منظّم کرنے کے لیے دفعات بنائیں۔174 (2)(k) خاص طور پر ضلعی بورڈوں کو اس سلسلے میں ضمنی قوانین بنانے کا اختیار دیا گیا۔پنچایتی راج ایکٹ کے تحت گاؤں کی پنچایتوں کو اس طرح کا کوئی فرض یا اختیار نہیں دیا گیا تھا اور اس کے نتیجے میں بعد میں سابقہ پر رائج قانون سازی کا سوال پیدا نہیں ہوا۔

"سینی ٹیشن" کا حوالہ۔15 (c) پنچایتی راج ایکٹ میں تجارت کے ضابطے اور کنٹرول کا احاطہ نہیں کیا

لیکن اس کے تحت ضمنی قوانین صرف ایس ایس کے تحت گرام پنچایت پر عائد افعال اور فرائض کے حوالے سے بنائے جاسکتے تھے۔15 اور 16 زیر دفعات۔

مزید کہا گیا کہ یو پی رائس اینڈ ڈل ملز کنٹرول آرڈر، 1948 اور یو پی پیور فوڈ ایکٹ کے تحت مدعا علیہ سے اس کی ملوں کے سلسلے میں وصول کی جانے والی فیس کی وجہ سے ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے وصول کردہ لائسنس فیس کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے وصول کی جانے والی لائسنس فیس ناگوار تجارتوں کے ضابطے کے لیے تھی اور اس ضابطے کا مقصد اس مقصد سے مختلف تھا جس کے لیے مدعا علیہ سے ضروری رسد ایکٹ اور خالص خوراک ایکٹ کے تحت فیس وصول کی گئی تھی۔

شہری اپیل کا عدالتی فیصلہ: 1956 کی سول اپیل نمبر 372۔

1955 کی خصوصی اپیل نمبر 43 میں الہ آباد ہائی کورٹ کے 18 جنوری 1956 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

جی۔سی۔ ماتھر، اپیل کنندہ کے لیے۔

مدعا علیہ کی طرف سے جی پی سنگھ اور کے پی گپتا۔

ایس پی سنہا اور پی سی اگروالا، انٹرویز نمبر 1 کے لیے۔

مداخلت نمبر 2 کے لیے رادھی لال اگروالا اور پی سی اگروالا۔

انٹرویز نمبر 3 کے لیے فرینک انتھونی اور ایم۔ آئی۔ خواجا۔ 26 اکتوبر 1960ء عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

یہ الہ آباد ہائی کورٹ کی طرف سے دیے گئے سرٹیفکیٹ پر اپیل ہے۔ مدعا علیہ گاؤں سبھا بارہ پور کے علاقے میں واقع گاؤں نند گنج میں چاول، اناج کی چکی اور تیل نکالنے کی تجارت کر رہا ہے۔ انہوں نے یونائیٹڈ پروونس رائس اینڈ ڈل کنٹرول آرڈر، 1948 کے تحت اور اتر پردیش پیور فوڈ ایکٹ، 1950 کے تحت بھی تین تجارتوں کے لیے لائسنس حاصل کیے۔ اس کے علاوہ گاؤں سبھا نے لائسنس فیس بھی 6 روپیہ کا ٹیکس اور 8 روپیہ کے دائرہ اختیار میں ہر مل پر اور مدعا علیہ اسے بھی ادا کر رہا تھا۔ 1953 میں، جس میں گاؤں کا بورڈ، غازی پور واقع ہے، ضلع کے دیہی علاقوں میں آٹے، چاول اور تیل کی ملوں کے ضابطے اور کنٹرول کے لیے ضمنی قوانین نافذ کیے گئے جس کے تحت ایسی ملوں کو 20 روپے کی ادائیگی پر لائسنس حاصل کرنا ہوتا ہے بطور لائسنس فیس فی سال فی مل۔

جب مدعا علیہ کو ہر مل کے لیے لائسنس لینے اور لائسنس فیس ادا کرنے کا نوٹس دیا گیا تو اس نے

ایکٹ، نمبر 1947 کی متعلقہ دفعات کے تحت تجارت کے ضابطے اور کنٹرول کے معاملے میں ڈسٹرکٹ بورڈ کو اس کے اختیارات اور دائرہ اختیار سے محروم کر دیا گیا تھا۔ 1922 کا X(2) مدعا علیہ نے یو پی رائس اینڈ ڈل کنٹرول آرڈر، 1948 اور یو پی پیور فوڈ ایکٹ، 1950 کے تحت ضروری لائسنس فیس ادا کی تھی اور اسے ضلع کے تحت دوبارہ لائسنس فیس ادا کرنے کے لیے نہیں کہا جا سکتا۔ بورڈ ایکٹ؛ اور (iii) کسی بھی صورت میں محصول بہت زیادہ تھا اور اصل اور ممکنہ اخراجات کے تناسب میں نہیں تھا جو ڈسٹرکٹ بورڈ کو تجارت کو کنٹرول کرنے یا ریگولیٹ کرنے میں اٹھانا پڑتا اور اس کا مقصد ڈسٹرکٹ بورڈ کے عمومی محصولات کو بڑھانا تھا۔

رٹ پٹیشن کی سماعت ہائی کورٹ کے ایک معروف سنگل جج نے کی تھی جس نے بظاہر مدعا علیہ کی طرف سے اٹھائے گئے تینوں تنازعات کو منفی قرار دیتے ہوئے ایک معقول فیصلے کے ذریعے اسے حد تک مسترد کر دیا تھا۔ اس کے بعد مدعا علیہ اپیل میں گیا اور اپیل کورٹ نے اس کے پیش نظر اپیل کی اجازت دے دی۔ 111 پنچایتی راج ایکٹ کے تحت، ضلع بورڈ نے تجارتی علاقوں کے ضابطے اور کنٹرول کے لیے ضمنی قوانین بنانے کا اختیار کھو دیا تھا۔ 174 ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ۔ اپیل کورٹ کا مزید خیال تھا کہ یہ محصول ریگولیشن اور کنٹرول کے معاملے میں ڈسٹرکٹ بورڈ کے ذریعے کیے جانے والے اخراجات کے تناسب سے باہر نہیں تھا اور یہ ٹیکس نہیں تھا۔ اس نے اس کی طرف سے اٹھائے گئے تیسرے نکتے کا فیصلہ نہیں کیا

اس کے بعد ڈسٹرکٹ بورڈ نے اس عدالت میں اپیل کرنے کے لیے سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست دی، جسے منظور کر لیا گیا؛ اور اس طرح یہ معاملہ ہمارے سامنے آیا ہے۔

اس اپیل میں جو اہم سوال زیر غور آتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا اپیل کورٹ کا یہ نظریہ کہ ڈسٹرکٹ بورڈ اس کے تحت ضمنی قوانین بنانے کا اختیار کھو چکا ہے۔ 174 ان کے پیش نظر تجارت کے ضابطے اور کنٹرول کے لیے ضلعی بورڈ ایکٹ۔ 111 پنچایتی راج ایکٹ درست ہے۔ اپیل کنندہ کے ماہر وکیل اس نکتے پر اپنی دلیل کو دو طریقوں سے پیش کرتے ہیں۔ سب سے پہلے، وہ زور دیتے ہیں کہ پنچایتی راج ایکٹ میں کوئی ایسی شق شامل نہ ہو جس کے ذریعے گاؤں سبھا یا گاؤں پنچایت کو تجارت کو ریگولیٹ یا کنٹرول کرنے کا اختیار دیا گیا ہو اور اس لیے اگر پنچایتی راج ایکٹ ضلع بورڈ ایکٹ پر غالب ہے، جہاں دونوں

مشترک ہیں انہیں ضروری مضمرات کے ذریعے منسوخ کیا جائے، اور اس لیے ضلع بورڈ کا تجارت کو کنٹرول اور ریگولیٹ کرنے کا اختیار پنچایتی راج ایکٹ کی جو بھی دفعات ہوں، وہی رہے گا۔

لہذا ہم اس عنوان کے تحت اپیل گزار کی جانب سے اٹھائے گئے پہلے تنازعہ کا جائزہ لیں گے، کیونکہ اگر پنچایتی راج ایکٹ میں گاؤں سبھا یا گاؤں پنچایت کے ذریعے تجارت کے کنٹرول اور ضابطے کی فراہمی نہیں کی گئی ہے، تو ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ اور پنچایتی راج ایکٹ کے درمیان کسی عدم مطابقت کا کوئی سوال نہیں ہوگا اور اس لیے پچھلے ایکٹ (یعنی ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ) پر رائج بعد کے ایکٹ (یعنی پنچایتی راج ایکٹ) کا کوئی سوال نہیں ہوگا۔ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ کا سیکشن 91 ضلع بورڈز اور .Cl کے لازمی فرائض کے لیے فراہم کرتا ہے۔(اس سیکشن کے q) میں کہا گیا ہے کہ ہر بورڈ ضلع کے اندر جارحانہ، خطرناک یا ناگوار تجارت، کالنگ یا طریقوں کو منظّم کرنے کے لیے معقول التزام کرے گا۔ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ کا سیکشن 106 بورڈ کو فیس وصول کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ کسی بھی لائسنس، منظوری یا اجازت نامے کے لیے ضمنی قانون کے ذریعے طے کیا جائے

اجازت جو وہ ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کے ذریعے یا اس کے تحت دینے کا حقدار ہے یا اس کی ضرورت ہے۔سیکشن 174 ضلع بورڈ کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ ایکٹ کے ساتھ ضمنی قوانین بنائے اور ریاستی حکومت کی طرف سے بنائے گئے کسی بھی قواعد کے ساتھ علاقے کے باشندوں کی صحت، حفاظت اور سہولت کو برقرار رکھنے اور ایکٹ کے تحت ضلع کے انتظامیہ کو آگے بڑھانے کے مقصد سے ضلع کے تعمیر کو فروغ دینے کیلئے مخصوص اختیار ضلع بابتِ ضمنی قوانین مرتب کرنے کے لئے دیا ہے۔ 174(2)(k) ضلع بورڈ کو مذبح خانوں اور جارحانہ، خطرناک یا ناگوار تجارتوں، کالنگ یا طریقوں کو منظّم کرنے کے لیے ضمنی قوانین وضع کرنے اور اس مقصد کے لیے اس کے ذریعے کیے گئے اخراجات کو کم کرنے کے لیے فیس تجویز کرنے کے لیے۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ ضلعی بورڈ کو ان دفعات کے تحت ان تجارتوں کے ضابطے کے لیے ضمنی قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے، (یعنی، چاول نکالنا، اناج کی گھسائی کرنا اور تیل نکالنا)۔لہذا، جب تک کہ پنچایتی راج ایکٹ کی کسی شق کے ذریعے اس اختیار کو واضح طور پر یا ضروری اثر کے ذریعے چھین نہیں لیا جاتا، ضلع بورڈ ضمنی قوانین بنانے کا حقدار ہوگا جو اس نے 1953 میں بنائے تھے اور اس کے تحت لائسنس فیس وصول کرے گا۔

اب پنچایتی راج ایکٹ کی طرف رخ کرتے ہوئے، ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا ہی ہے۔15 اس

مقصد گاؤں پنچایت کے دائرہ اختیار میں رہنے والے افراد کی صحت، حفاظت اور سہولت کو فروغ دینا یا برقرار رکھنا اور قانون کے تحت گاؤں پنچایتوں کے انتظامیہ کو آگے بڑھانا ہے۔ اس معاملے میں مقرر کردہ اتھارٹی ڈسٹرکٹ بورڈ کی ایگزیکٹو کمیٹی ہے (ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کی دفعہ 56 دیکھیں) جسے موجودہ مقاصد کے لیے ڈسٹرکٹ بورڈ سے مختلف سمجھا جا سکتا ہے۔ اپیل کنندہ کی جانب سے اعتراض یہ ہے کہ s s پڑھنا۔ 15 اور ساتھ میں 16 ۔ 111 یہ واضح ہے کہ تجارت، کالنگ اور طریقوں کا ضابطہ یا کنٹرول پنچایتی راج ایکٹ کے دائرہ کار میں نہیں ہے۔ وہاں بلاشبہ شق 15 یا شق 16 میں کوئی ایسا قانون بمطابقت متعلقہ دفعات ۔ 91 (q) ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کا ہے۔ لہذا، پہلی نظر میں پنچایتی راج ایکٹ کا جارحانہ، خطرناک یا ناگوار تجارتوں کے ضابطے یا سے کوئی تعلق نہیں ہے، وکیل کہتے ہیں یا طرز عمل کہتے ہیں اور ضلع بورڈ کا یہ اختیار پنچایتی راج ایکٹ میں کسی بھی چیز سے متاثر نہیں ہوتا ہے۔ مدعا علیہ کے ماہر وکیل، تاہم، زور دیتے ہیں کہ اگرچہ سیکشنز میں پنچایتی راج ایکٹ میں اس طرح کے ضابطے یا کنٹرول سے متعلق کوئی مخصوص شق موجود نہیں ہے۔ 15 اور 16، ضابطے اور کنٹرول کا یہ معاملہ مضمر طور پر س. cl کے تحت آتا ہے۔ پنچ یات راج ایکٹ، جو پنچایت پر یہ فرض عائد کرتا ہے کہ وہ صفائی ستھرائی کے لیے معقول انتظام کرے اور وبا کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے علاج اور روک تھام کے اقدامات کرے۔ اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ صفائی کو ایک بہت وسیع معنی دیا جانا چاہیے اور اس معنی میں جارحانہ، خطرناک یا ناگوار تجارت کا ضابطہ شامل ہوگا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ لفظ "صفائی ستھرائی" کے وسیع تر معنی پر اس طرح کے ضابطے کو اس میں شامل کیا جائے؛ لیکن ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کے ساتھ ساتھ پنچایتی راج ایکٹ کی اسکیم کو دیکھتے ہوئے، ہماری رائے میں، cl میں لفظ "صفائی ستھرائی" کو وسیع تر ممکنہ معنی دینا درست نہیں ہے۔ (ج) کا۔ .15 ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کی دفعہ 91 (ایم) "عوامی ویکسینیشن صفائی اور بیماری کی روک تھام" کے لیے فراہم کرتی ہے؛ لیکن صفائی سے متعلق اس اندراج کے باوجود دیگر شرائط بھی ہیں۔ سیکش ۔91 جو اس بات سے متعلق ہے کہ "صفائی ستھرائی" کا احاطہ کیا جائے گا اگر اسے وسیع ترین ممکنہ معنی دیا جائے، مثال کے طور پر، cl۔ (e) عوامی کنوؤں وغیرہ کی تعمیر و مرمت اور نکاسی کے کاموں اور ان سے پانی کی فراہمی سے متعلق۔ cl۔ (N) خالص اور صحت مند پانی کی کافی فراہمی کی فراہمی سے متعلق جہاں موجودہ فراہمی کی ناکافی یا غیر صحت بخش ہونے کی وجہ سے باشندوں کی صحت خطرے میں ہے، انسانی استعمال کے لیے استعمال ہونے والے آلودہ پانی سے تحفظ اور آلودہ پانی کو اس طرح استعمال ہونے سے روکنا۔ (r) بیماری، حفظان صحت، صفائی وغیرہ جیسے

علاقوں کو دوبارہ حاصل کرنے سے مراد ہے؛ اور cl(i) کے تحت دریاؤں اور پانی کی فراہمی کے دیگر ذرائع کو پہنچنے والی چوٹ یا آلودگی کے تحفظ اور اس پر سوار ہونے سے پہلے، جو معاملات صفائی کے وسیع معنی میں شامل ہوں گے۔اس لیے یہ واضح ہے کہ جب ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ میں "سینی ٹیشن" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو اسے محدود معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔اسی طرح پنچایتی راج ایکٹ .Cl(c) کا سیکشن 15 "صفائی ستھرائی" کا ذکر کرتا ہے۔شق (g) لاشوں کو ٹھکانے لگانے کے لیے جگہوں کے ضابطے اور دیگر جارحانہ معاملات سے متعلق ہے جو واضح طور پر وسیع تر معنوں میں "صفائی ستھرائی" کے تحت آتے اور اگر صفائی ستھرائی کو اس حصے میں وسیع تر معنی دیا جاتا تو یہ غیر ضروری ہوتا۔شق (k) کا سیکشن 15 پینے کے مقصد کے لیے پانی کی فراہمی کے ذرائع کے ضابطے فراہم کرتا ہے جسے دوبارہ لفظ "صفائی" کے وسیع تر معنی میں شامل کیا جائے گا۔شق (R) کھاد کو ذخیرہ کرنے کے لیے جگہوں کی الاٹمنٹ فراہم کرتی ہے جسے دوبارہ لفظ "صفائی ستھرائی" کے وسیع تر معنی میں قبول کیا جائے گا اور اگر صفائی ستھرائی سی .cl میں ہے تو اس کے لیے الگ سے فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مزید سیکشن 16. (جو گاؤں پنچایت کے صوابدیدی کاموں سے متعلق ہے) (c) .cl غیر صاف ستھرے علاقوں کو پر کرنے اور زمین کو برابر کرنے کے لیا یک ایسی .cl جو غیر ضروری ہو گی اگر "صفائی ستھرائی" کا وسیع تر ممکنہ معنی ہو۔cl (1) کا سیکشن 16 کھاد اور جھاڑ کو جمع کرنے، ہٹانے اور ٹھکانے لگانے اور جانوروں کی لاشوں کو ٹھکانے لگانے کے انتظامات کو منظّم کرنے کے لیے فراہم کرتا ہے، جس کا دوبارہ cl.(c) کے ذریعے احاطہ کیا جائے گا۔cl.(c) اگر صفائی کو زیادہ سے زیادہ وسیع تر معنی دینا ہے۔cl (ایم) آبادی کے 220 گز کے اندر کھالوں کے علاج، صفائی اور رنگنے کی ممانعت یا ان کو منظّم کرنے کا التزام کرتی ہے، جس کا دوبارہ لفظ "صفائی" سے احاطہ کیا جائے گا اگر اس کے جواب دہندہ کی طرف سے زور دیا گیا وسیع معنی ہو۔اس طرح یہ واضح ہو جائے گا کہ ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کے ساتھ ساتھ پنچایتی راج ایکٹ دونوں میں جب لفظ "صفائی ستھرائی" کا استعمال کیا گیا ہے تو اسے وسیع تر معنوں میں استعمال نہیں کیا گیا ہے۔ایسا لگتا ہے کہ یہ اپنے عام معنی یعنی صفائی ستھرائی میں بہتری کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

خاص طور پر گندگی اور انفیکشن کے حوالے سے حالات اور اس طرح تحفظ اور نکاسی آب اور اس طرح کے معاملات تک محدود ہوں گے۔اس لیے ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ اور پنچایتی راج ایکٹ دونوں کے تناظر میں، ہمیں ایسا لگتا ہے کہ لفظ "صفائی" جیسا کہ استعمال کیا جاتا ہے۔سیکشن 91 ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ

اشارہ دیتا ہے کہ یہ عام معنی ہے جس کا مقصد (S) .cl میں لفظ "صفائی ستھرائی" ہے۔ سیکشن 18 صفائی ستھرائی کی بہتری سے متعلق ہے اور یہ فراہم کرتا ہے کہ گاؤں پنچایت نوٹس کے ذریعے کسی بھی زمین یا عمارت کے مالک یا قابض کو ہدایت دے سکتی ہے کہ وہ کسی بھی بیت الخلا، پیشاب، پانی کی الماری، نالے، سیسپول یا گندگی، گندے پانی، کچرے یا کچرے وغیرہ کے لیے کسی بھی ذخیرہ کو بند کرے، ہٹائے، تبدیل کرے، صاف کرے، جراثیم کش کرے یا اچھی طرح سے ترتیب دے؛ صاف کرنے، مرمت کرنے، ڈھانپنے، بھرنے، نکاسی کرنے، گہرے کرنے یا کسی نجی کنویں، ٹینک، ذخائر، تالاب، گڑھے، دباؤ یا کھدائی سے پانی نکالنے کے لیے جو صحت کے لیے نقصان دہ یا پڑوس کے لیے ناگوار معلوم ہوسکتا ہے؛ گوٹھ، کانٹے دار ناشپ کے تحت کسی بھی پودے کو صاف کرنے کے لیے۔ لہذا یہ ماننا ضروری ہے کہ پنچایات راج ایکٹ تجارت، کالنگ یا طرز عمل جیسے کنٹرول اور ضابطے فراہم نہیں کرتا ہے۔ 91 (ق) ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ کا۔

تاہم اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ اگرچہ سیکشن۔ 15 اور 16 خاص طور پر تجارت، کام یا طریقوں کے کنٹرول اور ضابطے سے متعلق نہیں ہیں۔ 111 یہ بہت عام شرائط میں ہے اور مقررہ اتھارٹی کو گاؤں پنچایت کے دائرہ اختیار میں رہنے والے افراد کی ترقی یا صحت، حفاظت اور سہولت سے متعلق کسی بھی ضمنی قوانین کو تشکیل دینے کے اختیارات دیتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ یہ الفاظ اندر آتے ہیں۔ سیکشن 111 وسیع طول وعرض کے ہیں لیکن ہماری رائے میں، انہیں سکیشن کے تحت گاؤں پنچایت یا گاؤں سبھا پر عائد کردہ فرائض سے آگے نہیں بڑھایا جاسکتا۔ سیکشن 15 اور 16 یا پنچایتی راج ایکٹ کی کوئی دوسری شق۔ سیکشن 111 کے تحت بنائے گئے ضمنی قوانین جو صحت، حفاظت اور سہولت کے فروغ یا دیکھ بھال کے لیے ہیں، انہیں بھی ایکٹ کے تحت گاؤں پنچایتوں کے انتظامیہ کو آگے بڑھانے کے لیے ہونا چاہیے۔ لہذا اگر گاؤں پنچایتوں کے سیکشن کے تحت انتظامی کام ہوتے ہیں۔ سیکشن 15 اور 16 یا ایکٹ کی کوئی دوسری شق، ضمنی قوانین کے تحت وضع کیے جاسکتے ہیں۔ سیکشن 111 گاؤں پنچایتوں کے انتظام کو آگے بڑھانے کے لیے ان مقاصد کے لیے لیکن، جیسا کہ ہم نے مانا ہے، اگر گاؤں پنچایتوں کو تجارت، کام اور طریقوں کو کنٹرول اور ریگولیٹ کرنے کے فرض کے ساتھ سرمایہ کاری نہیں کی جاتی ہے، تو اس سلسلے میں ضمنی قوانین وضع کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہوسکتا۔ سیکشن 111 اس میں استعمال ہونے والے وسیع الفاظ کی بنیاد پر۔ اس کے تحت ضمنی قوانین بنانے کا اختیار۔ سیکشن 111 ہماری رائے میں، سیکشن کے تحت گاؤں پنچایت پر عائد کردہ فرائض اور افعال سے مشروط ہے۔ سیکشن 15 اور 16 نیز پنچایتی راج ایکٹ

ہے۔ واحد دوسرا حصہ جس کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی گئی ہے وہ ہے۔ 37(d) جس کے ذریعے گاؤں سبھا کو تجارت، کاr اور پیشہ پر ٹیکس عائد کرنے کا اختیار دیا گیا ہے، جو اس شرح سے زیادہ نہیں ہے جو مقرر کی جائے۔ ہماری رائے میں اس کا تجارت، کاr اور طریقوں کے ضابطے اور اس سلسلے میں لائسنس فیس عائد کرنے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ شق جس چیز کی طرف اشارہ کرتی ہے وہ ساتویں شیڈول کی فہرست II کے آئٹم 60 میں فراہم کی گئی ہے اور مناسب طریقے سے نام نہاد فیس نہیں ہے۔ اس لیے ہماری رائے ہے کہ چونکہ پنچایتی راج ایکٹ میں مذکور نوعیت کے کنٹرول یا ضابطے کی فراہمی نہیں ہے۔ 91 (q) ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کے تحت، ڈسٹرکٹ بورڈ کے اختیارات کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ 174 ضمنی قوانین وضع کرنا اور اس سلسلے میں فیسوں کا تعین کرنا جن سے رقم نکالی جائے۔ 111 پنچایتی راج ایکٹ۔ ایسا لگتا ہے کہ معاملے کے اس پہلو پر ہائی کورٹ میں بالکل بھی بحث نہیں کی گئی اور یہ

ایسا لگتا ہے کہ وہاں یہ فرض کیا گیا تھا کہ پنچایت راج ایکٹ میں بھی اسی معاملے کے لیے التزام کیا گیا تھا جیسا کہ 91(q) ڈسٹرکٹ بورڈز ایکت میں آتا ہے۔ 111 پنچایتی راج ایکٹ 174 ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ پر غالب رہا۔ اس نقطہ نظر میں جو ہم نے لیا ہے کہ اس نکتے کے سلسلے میں اپیل کنندہ کی جانب سے اٹھائی گئی متبادل کی دلیل پر غور کرنا ضروری نہیں ہے۔

یہ ہمیں اس نکتے پر لاتا ہے جس پر اپیل کورٹ نے غور نہیں کیا تھا، حالانکہ واحد جج نے اس سے نمٹا تھا اور مدعا علیہ کے خلاف فیصلہ دیا تھا۔ یہ دلیل یہ ہے کہ جواب دہندہ پر یو پی رائس اینڈ ڈل ملز کنٹرول آرڈر، 1948 اور یو پی پیور فوڈ ایکٹ کے تحت ان ملوں کے سلسلے میں کچھ فیس عائد کی جا رہی ہے اور اس لیے ڈسٹرکٹ بورڈ مزید لائسنس فیس کے تحت وصول نہیں کر سکتا۔ 91(q) ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ کے ساتھ پڑھیں۔ .174 جیسا کہ فاضل واحد جج نے نشاندہی کی ہے، 1948 کے کنٹرول آرڈر کے تحت عائد کی جانے والی فیس جو اس کے وجود کے لیے ضروری سپلائیز ایکٹ اور یو پی پیور فوڈ ایکٹ کے تحت منحصر ہے، ان قوانین کے مختلف مقاصد کے لیے ہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے وصول کی جانے والی فیس ناگوار تجارتوں کے ضابطے کے لیے ہے اور اس ضابطے کا مقصد اس مقصد سے مختلف ہے جس کے لیے ضروری سپلائیز ایکٹ اور پیور فوڈ ایکٹ کے تحت فیس عائد کی جاتی ہے۔ ان حالات میں ہمیں ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ کے تحت بنائے گئے ریگولیٹری دفعات اور اس کے تحت وصول کی جانے والی لائسنس فیس کو ختم کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ یہ حقیقت کہ یو پی پیور فوڈ ایکٹ کے تحت

حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور رٹ پٹیشن کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔تاہم، چونکہ اپیل کنندہ اس عدالت میں جس نکتے پر کامیاب ہوا ہے وہ ہائی کورٹ میں خاص طور پر نہیں اٹھایا گیا تھا، اس لیے ہم فریقین کو حکم دیتے ہیں کہ وہ پورے وقت میں اپنے اخراجات خود برداشت کریں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔